قرآنی بیان

شہید کے فضائل

(پارہ:2، سورۂ بقرۃ:154)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لئے

11-July-2025

جمعة المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
11 جولائی، 2025ء (15 محرم شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:2، سورۂ بقرۃ:154)

شہید کے فضائل

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. شُہدائے کربلا بِلا حساب جنّت میں جائیں گے — صفحہ: 3

✿.. شہید کے نِرالے فضائل — صفحہ: 8

✿.. شہید کی 6 خصوصی شانیں — صفحہ: 14

✿.. شہید والا اَجر دِلانے والے کام — صفحہ: 15

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری رسول، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد و ثناء و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: ❁ دُعا مانگ! قبول کی جائے گی ❁ سوال کر! دیا جائے گا۔[1]

دُعائیں ہوتی ہیں مقبول اِس وسیلے سے
خُدا کی خاص عِنایت درودِ پاک سے ہے
ازل کے دن سے مرے مصطفیٰ کے چرچے ہیں
تمام دہر پہ رحمت درودِ پاک سے ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝۱۵۴ (پارہ:2، البقرۃ:154)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اِس کا شُعور نہیں۔

1 ...نسائی، کتاب السہو، باب التمجید والصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:220، حدیث:1281۔

شُہدائے کربلا بِلاحساب جنّت میں جائیں گے

روایت میں ہے: جنگِ صِفِّین کا موقع تھا، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہ عنہ میدانِ کربلا سے گزرے، یہاں آپ نے نمازِ فجر ادا کی، پھر اس میدان سے مٹّی کی ایک مُٹّھی بھری، اُسے سُونگھا، پِھر دَرْد بھرے لہجے میں کہا: اَوْہ...! اَوْہ...!! یہ وہ جگہ ہے، جہاں ایک جماعت شہید کی جائے گی، وہ سب کے سب بغیر حساب کے جنّت میں داخِل ہوں گے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے شُہدائے کربلا کی...!! اس روایت سے حضرت مَولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا عِلْمِ غیب بھی واضِح ہے کہ وہ واقعہ جو ابھی سالوں بعد ہونا تھا، مولا علی رَضِیَ اللہُ عنہ نے پہلے ہی اُس کی خبر اِرشاد فرمادی۔

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے، کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی، سرکار کا عالَم کیا ہوگا

پھر اِس روایت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ تمام کے تمام شُہدائے کربلا چاہے وہ اَہْلِ بیتِ اَطہار ہوں یا صحابۂ کرام یا تابعین، جن خوش نصیبوں نے اِمامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ پر اپنی جانیں قربان کیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سب کے سب بلا حساب جنّت میں داخِل ہوں گے۔

کربلا تیری بہاروں کو سلام
جاں نثاری کے نظاروں کو سلام
قاسِم و عبّاس پر ہوں رحمتیں
کربلا کے شہسواروں کو سلام
جس کسی نے کربلا میں جان دِی
اُن سبھی ایمانداروں کو سلام (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، رقم:1566، الحسین بن علی بن ابی طالب...الخ، جلد:14، صفحہ:199۔
2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:605، 606ملتقطاً۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا میں شریک ہونے والے خوش نصیب حُسینیوں کے بڑے بڑے فضائل ہیں، ان میں بعض تو صحابہ تھے اور ہمارا سچّا پکّا عقیدہ ہے کہ ہر صحابیٔ نبی جنّتی ہیں۔ پھر اس لشکرِ حُسینی میں بعض تابعین تھے، یعنی وہ خوش نصیب جنہوں نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی صحبت پائی، یہ بھی بڑے اُونچے رُتبے والے ہیں، پھر اُن کا امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کے ساتھ ہونا، آپ پر اپنی جانیں قربان کرنا، خُود ایک بڑی فضیلت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ لشکرِ حسینی اور خُود امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عنہ کو یہ اُونچا رُتبہ بھی اللہ پاک نے عطا فرمایا کہ اُنہیں شہادت کی نعمت نصیب فرمادی۔ یقیناً شہادت بہت بلند رُتبہ ہے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۝۱۵۴ (پارہ:2، البقرۃ:154)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شہید کی نِرالی شان ہے ❁ آدمی راہِ خُدا میں لڑتے ہوئے وفات پا گیا ❁ اُس کا سَر کٹ گیا ❁ رُوح بدن سے نکل گئی ❁ نمازِ جنازہ پڑھی گئی ❁ قبر میں اُتار دیا گیا ❁ ظاہری آنکھیں یہ دیکھ رہی ہیں کہ آدمی مَر چکا ہے مگر قرآنِ کریم فرماتا ہے: خبردار...!! یہ شہید ہے، اِسے ہرگز مُردہ نہ کہنا، یہ زِندہ ہے۔ تمہیں شعور نہیں ہے۔

دوسرے مَقام پر اللہ پاک نے فرمایا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور جو اللہ کی راہ میں شہید

اَمۡوَاتًاؕ (پارہ:4، آل عمران:169) | کئے گئے ہرگز اُنہیں مُردہ خیال نہ کرنا۔

یعنی شہید کو مُردَہ کہنا تو بہت دُور کی بات ہے، اپنے دِل میں یہ خیال بھی ہرگز مت لانا، شہید دُنیا سے چلا گیا مگر اللہ پاک کے ہاں اب بھی زندہ ہے، رِزْق دیا جاتا ہے۔

زِندگی کسے کہتے ہیں...؟

ڈاکٹر اِقبال نے زِندگی کی بہت پیاری تشریح کی ہے، لکھتا ہے:

بَر تَر اَزْ اَنْدَیشۂ سُود و زیاں ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تَسلیمِ جاں ہے زندگی (1)

وضاحت: یعنی زِندگی نفع و نقصان سے بڑھ کر کوئی چیز ہے، سانسیں لیتے رہنا بھی زندگی ہے اور اللہ پاک کے نام پر سَر قربان کر دینا بھی زندگی ہے۔

موت کو سمجھے ہیں غافِل اِخْتِتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صُبْحِ دَوامِ زندگی (2)

وضاحت: یعنی یہ غافِل لوگ ہیں، جو سمجھتے ہیں کہ موت زندگی کے اِخْتِتَام کا نام ہے، نہیں...! نہیں! موت زندگی کا اِخْتِتَام نہیں ہے۔ ہاں! مَوت وہ موڑ ہے، جہاں فانِی زندگی خَتْم اور دائِمی، حقیقی، ہمیشہ رہنے والی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

حُسَین زِندہ ہیں

واقعہ بڑا مشہور ہے، آپ نے کئی بار سُنا ہو گا۔ حضرت زَید بن اَرْقم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ جو صحابیِٔ رَسول ہیں، فرماتے ہیں: یزیدی لشکر نے ظُلْم پر ظُلْم یہ ڈھایا کہ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ

1...کلیاتِ اقبال، بانگِ دِرا، صفحہ:287۔
2...کلیاتِ اقبال، بانگِ دِرا، صفحہ:282۔

عنہ کا سَرِ پاک نیزے پر چڑھایا اور اُسے گلی گلی لے کر پھرتے رہے۔

(یزیدی بدبخت اپنی جانِب سے تو اپنی فتح کا جشن منا رہے تھے مگر حقیقت وہ ہے جو مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے بیان کی، فرماتے ہیں:)

سر شہیدانِ محبّت کے ہیں نیزوں پر بلند
اَور اُونچی کی خُدا نے قدر و شانِ اہلِ بیت[1]

خیر! حضرت زید بن اَرْقم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں اُس وقت اپنے مکان کے بالا خانے پر تھا، یزیدی بدبخت سرِپاک کو نیزے پر بلند کئے ہوئے لے جارہے تھے، میں نے خُود سُنا، سَرِپاک نے (پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَہف کی آیت 9) تِلاوت فرمائی:[2]

اَمۡ حَسِبۡتَ اَنَّ اَصۡحٰبَ الۡکَہۡفِ وَالرَّقِیۡمِ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ (پارہ:15، الکھف:9)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔

عبادت ہو تو ایسی ہو، تِلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شبّیر تو نیزے پہ بھی قرآں سناتا ہے

اس جوابِ سلام کے صدقے

حضرت اَبُو حَسَن تِمَار رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں، جس جگہ پر امامِ عالی مقام، امامِ حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کا سَرِ پاک دَفن ہے، آپ وہاں حاضِری دیا کرتے تھے۔ عادَت مبارَکہ یہ تھی کہ بارگاہِ امامِ حُسَین میں عرض کرتے: اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ! (اے پیارے پیارے

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:103۔
2 ...کراماتِ صحابہ، صفحہ:246۔

امام عالی مقام! آپ پر سلام ہو) قبرِ انور سے آواز آتی: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَبَا الْحَسَن اے اَبُو الحسن! تم پر بھی سلام ہو۔ ایک دِن آپ حاضِر ہوئے، سلام عرض کیا تو جواب نہ آیا۔ بڑے حیران ہوئے، زیارت کر کے واپس آگئے، اگلے دِن پھر حاضِر ہوئے، سلام پیش کیا تو معمول کے مطابق جواب آ گیا۔ آپ نے عرض کیا: یا سَیِّدی! کل جوابِ سلام کا شرف نہیں بخشا، اس کی کیا وجہ تھی؟ فرمایا: اے اَبُو الحسن! کل اس وقت میں اپنے نانا جان، رحمتِ دو جہان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ باتوں میں مَصْرُوف تھا، اس لیے جواب نہ دیا۔[1]

جُدا ہوتی ہیں جانیں جسم سے، جاناں سے ملتے ہیں
ہوئی ہے کربلا میں گرم مجلس وَصل و فرقت کی[2]

سُبْحٰنَ الله! معلوم ہوا: شہید زندہ ہیں، انہیں زندہ ماننا بھی ضروری ہے، کہنا بھی ضروری ہے۔ ان کی زندگی کا ہمیں شُعُور نہیں، ہاں! جو اَہْلِ دِل ہیں، ان سے باتیں بھی کر لیا کرتے ہیں۔

دو خوبصُورت جملے

عرب کے کسی عقل مند نے بڑی پیاری بات کہی، لکھتا ہے: اِنَّ النَّاسَ يَعِيْشُوْنَ وَ يَمُوْتُوْنَ لٰكِنَّ الشُّهَدَاءَ يَعِيْشُوْنَ و يَعِيْشُوْنَ یعنی اِنسان جیتے رہتے ہیں، پھر مَر جاتے ہیں مگر شہید جیتے ہیں، پھر شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی پا جاتے ہیں۔

ایک اور صاحِب نے کہا: اِنَّ النَّاسَ يَعِيْشُوْنَ لِيَمُوْتُوْا وَلٰكِنَّ الشُّهَدَاءَ يَمُوْتُوْنَ لِيَعِيْشُوْا یعنی اِنسان جیتے ہیں تاکہ آخر مَر جائیں مگر شہید مرتے ہیں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پا جائیں۔

---

1 ...نور الابصار للشبلنجی، الباب الثانی...الخ، فصل اختلفوا فی راس الحسین، صفحہ: 271۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 261۔

شہید کے نِرالے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! شہید کا لفظی معنٰی ہے: حاضِر، موجود، گواہ۔ جو بندہ راہِ خُدا میں جان کی بازی لگا دے، [1] اُسے شہید کیوں کہتے ہیں؟ عُلَمائے کرام نے اس کی بڑی پیاری وُجُوہات لکھی ہیں؛ (1): کیونکہ شہید زندہ ہوتا ہے یعنی اُس کی رُوح ہمیشہ حاضِر ہی رہتی ہے، لہٰذا اُسے شہید کہا جاتا ہے (2): اللہ پاک اور فرشتے اُس کے جنّتی ہونے کے گواہ ہو جاتے ہیں، لہٰذا اُسے شہید کہا جاتا ہے (3): جیسے ہی اُس کی رُوح نکلتی ہے، جنّتی اِنعامات دیکھ لیتی ہے (4): یہ رُوح نکلنے کے وقت صِرف رحمت کے فرشتوں ہی کو دیکھتا ہے، عذاب کے فرشتوں کو نہیں دیکھتا (5): فرشتے اُس کے اچھے خاتمے کے گواہ ہوتے ہیں، لہٰذا اُسے شہید کہا جاتا ہے۔[2]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک اور بڑی پیاری وجہ لکھی، فرماتے ہیں: دیگر مسلمان قیامت کے حساب کتاب سے فارِغ ہو کر جنّت میں پہنچیں گے، اِس سے پہلے اُن کی قبر میں صِرف جنّت کی ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے مگر شہید وہ خوش بخت ہے کہ رُوح نکلتے ہی جنّت میں پہنچ جاتا ہے، وہاں سیر بھی کرتا ہے، رِزْق بھی کھاتا ہے۔[3]

شہید کی نِرالی تمنّا

پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدْمت میں شہید کی زندگی کے متعلق سُوال ہوا۔ فرمایا: اُن کی رُوحیں سبز پرندوں میں ڈال دِی جاتی ہیں، عرشِ اِلٰہی سے لٹکی

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:2، صفحہ:413۔
2 ...فرسانِ النہار من الصحابۃ الاخیار، صفحہ:510 ملتقطاً۔
3 ...تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرۃ، زیرِ آیت:154، جلد:2، صفحہ:87۔

ہوئی قندیلوں میں اُنہیں رکھا جاتا ہے، یہ جب چاہتے ہیں، جیسے چاہتے ہیں، جنّت کی سیر کرتے ہیں، پھر انہیں قندیلوں میں لوٹ آتے ہیں۔ اللہ پاک اُن سے پُوچھتا ہے: تمہاری کوئی تمنّا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: یا اللہ پاک! ہم جنّت کی جہاں چاہتے ہیں، سیر کرتے ہیں؟ اِس کے سِوا اَور کیا تمنّا کریں گے؟ اللہ پاک 3 مرتبہ اُن سے یہی بات فرماتا ہے۔ آخر شہید عرض کرتے ہیں: یا اللہ پاک! ہماری تمنّا ہے کہ پھر دُنیا میں جائیں، پھر تیری راہ میں شہید کر دیئے جائیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے: یہ آزمائش بس ایک بار ہو چکی۔ دوبارہ نہیں ہو گی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! یہ شہید کی فضیلت ہے، شہید کو نِرالی زندگی بخشی جاتی ہے اور پھر یہاں غور فرمائیے! شہید دُنیا سے چلا گیا، جنّت کی سیر کرتا ہے، اس کے باوُجود دِل میں تمنّا ہے کہ کاش! پھر دُنیا میں جاؤں، پھر راہِ خُدا میں لڑوں اور سر کٹادُوں۔

اللہ پاک نے دِیدار بخشا

حضرت جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ بڑے مشہور صحابیِٔ رسول ہیں، آپ کے والِد صاحِب غزوۂ اُحُد میں شہید ہوئے تھے۔ ایک دِن حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوئے۔ غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جابِر! تمہیں تمہارے والِد کے متعلق خبر نہ دُوں؟ مَا كَلَّمَ اللهُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا یعنی اللہ پاک جس سے بھی کلام فرمائے، پردے سے کلام فرماتا ہے مگر تمہارے والد سے بِالْمُشَافَه کلام کیا اور فرمایا: یَا عَبْدِیْ، تَمَنَّ عَلَیَّ اُعْطِكَ تم مجھ سے مانگو! میں تمہیں عطا فرماؤں گا۔ تمہارے والد نے کہا: یَا رَبِّ! تُحْیِیْنِیْ فَاُقْتَلُ فِیْكَ ثَانِیَةً یعنی اے اللہ پاک!

(1) ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فی بیان ان ارواح الشھداء...الخ، صفحہ: 754، حدیث: 1887۔

(میری خواہش ہے کہ) تو مجھے حیات عطا فرما، تاکہ دوبارہ تیری راہ میں شہید کر دیا جاؤں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہاں پہلے تو یہ وضاحت سُن لیجئے! اللہ پاک پردے کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک بغیر دِیدار کرائے کلام فرماتا ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو ہم کلامی کا شرف عطا کیا گیا اور بِالْمُشَافَه کلام فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک دِیدار بھی عطا فرمائے اور کلام بھی فرمائے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اللہ پاک کے ساتھ ہم کلامی کا شرف اِس دُنیا کی زندگی میں صِرف وصِرف انبیائے کرام علیہم السّلام ہی کو نصیب ہوتا تھا، عام مسلمانوں، اللہ پاک کے نیک بندوں یا شہیدوں کو یہ شرف صِرف وصِرف دُنیا سے جانے کے بعد ہی نصیب ہو سکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اِس خوبصورت روایت میں ایک تو یہ بات بیان ہوئی کہ حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ کے والِد صاحِب پر اللہ پاک نے خاص کرم فرمایا کہ انہیں بِالْمُشَافَه ہم کلامی کا شرف بخشا۔ پھر ساتھ ہی اس بات پر بھی غور فرمایئے کہ شہید ہوتے ہیں، عرشِ اِلٰہی کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلوں میں، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ کے والِد صاحِب کے ساتھ عالَمِ برزخ میں یعنی اس دُنیا کے بعد آنے والے ایک دوسرے جہان میں اور وہ بھی عرشِ اِلٰہی کے پاس کلام ہوا تھا مگر مَحْبوبِ کریم صلی اللہُ عَلَیْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ پاک کی سرزمین پر بیٹھ کر لفظ بہ لفظ یہ پُوری گفتگو بتا رہے ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! پھر ہم کیوں نہ کہیں:

دُور و نزدیک سے سُننے والے وہ کان
کانِ لَعْلِ کرامت پہ لاکھوں سلام [2]

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله، صفحہ:455، حدیث:2800۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:300۔

وضاحت: حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے کان مُبارک عظمت والے قیمتی ہیرے جواہرات کا مَعْدَن ہیں، جو دُور و نزدیک کے ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی اس سماعت پر لاکھوں سلام نازل ہوں۔

شہید کے گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، ایک مرتبہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم منبر پر خُطبہ اِرشاد فرمارہے تھے، ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ حاضِر ہوئے، عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر میں ثواب کی اُمّید پر راہِ خُدا میں لڑوں، بہادری بھی دِکھاؤں، پیٹھ پھیر کر نہ بھاگوں، آخر شہید ہو جاؤں تو کیا میرے سارے گُناہ بخش دیئے جائیں گے؟ فرمایا: ہاں! تمہارے سارے گُناہ بخش دیئے جائیں گے مگر قرض کی مُعافی نہیں ہو گی۔ (1)

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: اَوَّلُ مَا يُهْرَاقُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ يُغْفَرُ لَهٗ ذَنْبُهٗ كُلُّهٗ اِلَّا الدَّيْنَ یعنی شہید کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی اُس کے سب گُناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ہاں! قرض معاف نہیں ہوتا۔ (2)

قرض کی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! اِن اَحادیث میں شہید کی فضیلت کے ساتھ ساتھ قرض کی اہمیت بھی بیان ہوئی ہے۔ آپ غور فرمایئے! شہید جس نے راہِ خُدا میں جان قربان کی، اس کے خُون کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی سارے گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں مگر قرض جو اُس نے کسی سے لیا

---

1 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ... الخ، صفحہ:753، حدیث:1885۔

2 ... معجم کبیر، ما اسند سھل بن حنیف... الخ، جلد:3، صفحہ:431، حدیث:5419۔

ہے، وہ مُعَاف نہیں ہوتا۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ دِین میں قرض کی بہت اہمیت ہے۔ ہمارے ہاں لوگ اس معاملے میں بہت کم سوچتے ہیں، ہزاروں بلکہ لاکھوں کا قرض چڑھا یا ہوتا ہے اور اُس کی فِکْر بھی نہیں کرتے، خصوصاً کاروباری حضرات جن کا بڑے پیمانے پر کاروبار ہوتا ہے، اُن کا تو لَین دَین چلتا ہی رہتا ہے، لاکھوں کا حساب کتاب رہتا ہے، اُس سے لیے، اِسے دے دیئے، اُس سے لیے، اِسے دے دیئے۔ اگر اُس میں کوئی ناجائِز بات یا شرط وغیرہ شامل نہ ہو تو یقیناً قرض کا لَین دَین جائِز ہے، کاروباری لائِن میں تو اِس کی ضرورت پڑتی ہے مگر ہمیں قرض کی اَدائیگی کا بھی اِنتظام کرنا چاہیے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ کوئی ایسی میّت آتی کہ جس پر قرض ہوتا تو اُس کا آپ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نمازِ جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے فرماتے: تم پڑھ لو۔[1] حضرت انس رَضِیَ اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضِر تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُس کا جنازہ پڑھائیں، آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا تمہارے دوست پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اِرشاد فرمایا: ایسے آدمی پر میرا نمازِ جنازہ پڑھنا کیا فائدہ دے گا جِس کی رُوح قرض کے بدلے اُس کی قبر میں گِروی رکھی ہوئی ہو اور آسمان کی طرف بلند نہ ہو، اگر تم میں سے کوئی اِس کے قرض کا ضامِن بنتا ہے تو میں اِس کی نمازِ جنازہ پڑھ لیتا ہوں کیونکہ میرا اِس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اِسے نفع دے گا۔[2]

یاد رکھئے! جس پر قرض ہو، اُس کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائِز ہے مگر پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اِس کی اہمیت بتانے کے لیے ایسا فرماتے تھے۔ آپ اِس سے اَندازہ لگائیے کہ

---

1 ... مسلم، کتاب الفرائض، باب من ترک مالا فلورثتہ، صفحہ: 629، حدیث: 1619 خلاصۃً۔
2 ... سنن کبری للبیہقی، کتاب الضمان، باب الضمان عن المیت، جلد: 6، صفحہ: 139، حدیث: 11407۔

قرض کا مُعاملہ کتنا سنگین ہے۔ لہٰذا کاروباری مُعاملہ ہو یا ویسے ضرورت کے تحت جائز طریقے سے قرض لیا ہو، کوشش رہنی چاہئے کہ جلد اَز جلد لَوٹا دیں اور وصیت بھی لکھ کر رکھ لیں۔ موت کا کیا بھروسہ، کب آجائے، لہٰذا پیچھے وارِثوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ والِد صاحِب نے فلاں فُلاں کی اتنی اتنی رقم دینی ہے۔

قرض دبالینا گُناہ ہے

آج کل ہمارے ہاں قرض دَبا لینے کا بھی بڑا رُجحان پایا جاتا ہے، لوگ قرض لے تو لیتے ہیں، ضرورت ہوتی ہے، مجبوری ہو جاتی ہے، اُس وقت تو مِنّت سَماجت بھی کر لیں گے مگر جب قرض لوٹانے کی باری آتی ہے، تب مشکل ہو جاتی ہے، وقت پر قرض لوٹاتے نہیں ہیں، بعض تو پکّا پکّا بس قرض دَبا ہی لیتے ہیں۔ یاد رکھ لیجئے! قرض دَبا لینا یا بِلا وجہ تاخیر کرنا دونوں ہی گُناہ کے کام ہیں۔ حضرت اَبُو مُوسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ **پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا:** جن گناہوں سے اللہ پاک نے منع کیا ہے، اُن میں سے ربِّ کریم کے نزدیک سب سے بڑا جُرم یہ ہے کہ اِنسان قرض لے کر مَرے، جس کی اَدائیگی کے لیے مال نہ چھوڑے۔ (1)

اللہ پاک ہمیں قرض کے مُعاملے میں حُسّاس ہو جانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اللہ پاک مسکراتا ہے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو راہِ خُدا میں شہادت کا رُتبہ پائے

---

1 ...ابو داؤد، کتاب البیوع، باب فی التشدید فی الدین، صفحہ:537، حدیث:3342۔

❁ اللہ پاک اُس سے محبّت فرماتا ہے ❁ اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے اور ❁ اُس سے خوش ہو کر فرشتوں سے فرماتا ہے: دیکھو! یہ میرا بندہ ہے، اِس نے کیسے میرے لیے صبر کیا ہے۔ (1)

اللہ پاک کے مسکرانے کا معنیٰ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا مُسکرانا کیسا ہے؟ یہ وہ خُود ہی بہتر جانتا ہے، یقیناً اُس کا مُسکرانا ایسا نہیں ہے، جیسا ہمارا مُسکرانا ہے، اللہ پاک جسم اور جسم کے لَوازِمات سے پاک ہے، اُس کی شان بہت اُونچی ہے۔ **عُلَمائے کرام فرماتے ہیں:** اللہ پاک کے مسکرانے کا معنیٰ ہے: اِنتہائی راضی ہونا اور بندے پر خُوب رحمتیں نازِل فرمانا۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا؛ اللہ پاک شہید سے اِنتہائی راضی ہوتا اور اُس پر خوب رحمتیں برساتا ہے۔

مُشک کی خوشبو آئے گی

حضرت اَبُوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے راہِ خُدا میں زَخم لگے ❁ وہ روزِ قیامت اُس زخم کے ساتھ آئے گا ❁ اُس سے خُون بہہ رہا ہو گا ❁ اُس خون کا رنگ تو وہی خُون والا ہو گا مگر خوشبو مشک جیسی ہو گی۔ (3)

شہید کی 6 خصوصی شانیں

حضرت مِقْداد رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللهِ سِتُّ خِصَالٍ اللہ پاک کے ہاں شہید کے لیے 6 خصوصی

---

1 ...الترغیب والترہیب، کتاب الجہاد، الترغیب فی الشہادۃ...الخ، صفحہ: 470، حدیث: 40 ماخوذاً۔
2 ...شرح مشکاۃ للطیبی، جلد: 3، صفحہ: 129، تحت الحدیث: 1228 خلاصۃً۔
3 ...بخاری، کتاب الجہاد، باب من یجرح فی سبیل اللہ عزوجل، صفحہ: 728، حدیث: 2803۔

شانیں ہیں:

(1): يُغْفَرُ لَهٗ فِي اَوَّلِ دُفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ اُس کے خُون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(2): وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ اُسے جنّت میں اُس کا ٹھکانا دِکھا دیا جاتا ہے۔

(3): وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ اُسے عذابِ قبر سے نجات دی جاتی ہے اور اُسے (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(4): وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْاِيْمَانِ اُسے اِیمان کا حلّہ پہنایا جاتا ہے۔

(5): وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ حورعین (جو جنّت کی بہت فضیلت والی حُوریں ہیں، اُن) سے اس کا نکاح کیا جائے گا۔

(6): وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ اَقَارِبِهٖ اُس کے عزیزوں میں سے 70 افراد کے حق میں اُس کی شفاعت مَنظُور کی جائے گی۔ (1)

شہید والا اَجر دِلانے والے کام

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے شہید کے فضائل سُنے، اِن احادیث کی روشنی میں پہلے تو شہدائے کربلا کی شانیں دیکھئے! اَلحمدُلِلّٰہ! اِمامِ عالی مقام، اِمام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ اور آپ کے سب رُفَقا (ساتھی) حق پر تھے، اُن سب نے راہِ حق میں تَن مَنْ دَھن کی بازی لگائی اور شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہو گئے۔ یہ سب فضائل جو ہم نے سُنے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! سب شہدائے کربلا اِن تمام فضائل کے حقدار ہیں۔

ہزاروں میں بہتّر (72) تَن تھے تسلیم و رِضا والے | حقیقت میں خُدا اُن کا تھا اور یہ تھے خدا والے

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، صفحہ: 454، حدیث: 2799۔

حسین ابنِ علی کی کیا مدد کر سکتا تھا کوئی	یہ خود مشکل کُشا تھے اور تھے مشکل کشا والے
دوائے دَرْدِ عصیاں پنج تن کے دَر سے ملتی ہے	زمانے میں یہی مشہور ہیں دارُ الشفا والے

پیارے اسلامی بھائیو! ہو سکتا ہے ذِہن میں خیال آرہا ہو کہ شہید کے فضائل تو اتنے سارے ہیں مگر ہم تو سِوِلین (Civilian) ہیں یعنی عام لوگ ہیں، راہِ خُدا میں لڑنا، جان دینا وغیرہ تو فوجیوں کا کام ہے، ہم یہ ثواب کیسے حاصِل کر پائیں گے؟ اللہ پاک ہمارے جذبات سلامت رکھے، اَلحمدُ لِلّٰہ! مَحْبُوبِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں محروم نہیں رکھا۔ ہم شہید تو شاید نہ ہو پائیں، البتہ! شہادت والا ثواب کما سکتے ہیں۔ وہ کیسے؟ روایات سنئیے!

(1): شہادت کی دُعائیں کیجئے!

رسولوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَنْ سَاَلَ اللہَ الشَّھَادَۃَ مُخْلِصًا اَعْطَاہُ اللہُ اَجْرَ شَہِیدٍ، وَاِنْ مَاتَ عَلَی فِرَاشِہٖ

یعنی جو سچّے دِل سے شہادت کی دُعائیں کرے، وہ اگرچہ بستر پر ہی مَرے، اللہ پاک اُسے شہید والا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنا آسان عمل ہے، روزانہ راہِ خُدا میں شہادت پانے کی دُعائیں کیا کیجئے!

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کو شہادت ملی

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ دُعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، جلد:9، صفحہ:153، حدیث:22744۔

اے اللہ پاک! مجھے اپنی راہ میں شہادت دے اور اپنے رسول صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت نصیب فرما۔(1)

آپ کی اِس دُعا پر صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان حیران ہوا کرتے تھے کہ لڑائی تو ہوتی ہے سرحدوں پر، دارُ الخلافہ میں نہ دُشمن کا حملہ ہونا ہے، نہ لڑائی ہونی ہے، پھر مدینے کے اندر شہادت کیسے...؟ مگر اللہ پاک نے آپ کی دُعا قبول فرمائی اور عین مدینے پاک میں، مسجدِ نبوی شریف کے اندر، مُصلائے رسول پر، نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے آپ پر حملہ ہوا اَور شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہوئے۔

پتا چلا؛ ہم سچّے دِل سے شہادت کی دُعائیں کریں۔ اگر شہادت نصیب ہو گئی تو وَارے نیارے ہو جائیں گے، اگر نہ بھی نصیب ہوئی، طبعی موت ہی سے دُنیا سے گئے، تب بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شہید والا ثواب مل جائے گا۔

شہادت ہے مَقْصُود و مَطْلُوب مؤمن | نہ مالِ غنیمت، نہ کِشْوَر کُشَائی(2)

(2): شہادت کا ثواب پانے والا دوسرا عمل

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ❀ جو چاشت کی نماز پڑھے ❀ ہر مہینے 3 روزے رکھا کرے اور ❀ سَفَر ہو یا حَضَر، کسی حال میں بھی نمازِ وِتر نہ چھوڑے، اُس کے لیے شہید والا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔(3)

---

1 ...بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب کراہیۃ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ...الخ، صفحہ:500، حدیث:1890۔
2 ...کلیات اقبال، بال جبریل، 432۔
3 ...مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الوتر، صفحہ:416، حدیث:3448۔

سُبْحٰنَ اللہ! کتنے فضیلت والے کام ہیں اور بہت مشکل بھی نہیں: (1): نمازِ چاشت ادا کریں۔ سُورج طلوع ہونے کے بعد 2 نفل نمازیں ہوتی ہیں ❀ ایک اِشْرَاق ❀ دوسری چاشت۔ یہ دونوں نمازیں سُورج نکلنے کے 20 منٹ بعد پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم 2 نفل پڑھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! صُبح صُبح ثواب کا ذخیرہ لگ جائے گا۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** آدمی پر اس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کل 360 جوڑ ہیں) ❀ ہر تسبیح صدقہ ہے ❀ ہر حمد صدقہ ہے ❀ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے ❀ اللہُ اکبر پڑھنا صدقہ ہے ❀ اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے ❀ بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے نمازِ چاشت کی 2 رکعتیں کفایت کرتی ہیں۔[1] (2): فرمایا: ہر مہینے 3 روزے رکھے۔ اِس میں اچھا یہ ہے کہ اَیّامِ بِیض کے روزے رکھ لیے جائیں، چاند کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو اَیّامِ بِیض کہتے ہیں۔ یہ نہ ہو سکے تو پُورے مہینے میں کوئی سے بھی 3 دِن روزے رکھ لیں بلکہ سُنّت کی اَدائیگی کی نیت سے ہر پیر شریف کا روزہ رکھ لیں، سُنّت بھی ادا ہو جائے گی اور ہر مہینے 3 کی جگہ 4 روزے ہو جایا کریں گے۔ ثواب کیا ہے؟ **مسلم شریف میں ہے:** حضرت اَبُو قتادہ اَنصاری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا (کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کا روزہ رکھا کرتے تھے)، تو اِرْشاد فرمایا: اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔[2] **حدیثِ پاک میں ہے:** ایک صحابیِ رسول رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسول ہاشمی صلی اللہُ

---

1 ...مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ الضحٰی...الخ، صفحہ: 262، حدیث: 720۔
2 ...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ...الخ، صفحہ: 423، حدیث: 1162۔

عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہمیں ایامِ بیض (چاند کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ پوری زندگی کے روزوں کی طرح ہیں۔[1] (3): فرمایا: کسی بھی حال میں آدمی نمازِ وِتر نہ چھوڑے۔ عِشَا کی نماز میں 3 رکعتیں ہم پڑھتے ہیں، انہیں نمازِ وِتر کہا جاتا ہے۔ بہت مرتبہ نمازِ وِتر میں سُستی ہو جاتی ہے، لہٰذا نمازِ وِتر لازمی پڑھنی چاہیے۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** وتر ادا کیا کرو! کیونکہ اللہ پاک وتر (یعنی اکیلا) ہے اور وتر (طاق) کو پسند فرماتا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! چاشت کی نماز پڑھیں، ہر مہینے کم از کم 3 روزے رکھیں اور نمازِ وِتر کی پابندی کریں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت سارے ثوابات کے ساتھ ساتھ شہید والا ثواب بھی نصیب ہو جائے گا۔

(3): سُنّت کو مضبوطی سے تھام لیجئے!

پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ

یعنی اُمّت میں فساد پھیلنے کے وقت جو میری سُنّت کو مضبوط تھامے، اُس کے لیے شہید والا اَجر ہے۔[3]

ایک روایت میں فرمایا: جو فسادِ اُمّت کے وقت میری سُنّت پر چلے، اُس کے لیے 100 شہیدوں کا ثواب ہے۔[4]

1 ...ابو داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم الثلاث من کل شھر، صفحہ: 392، حدیث: 2449۔
2 ...ابو داؤد، کتاب الوتر، باب مستحباب الوتر، صفحہ: 234، حدیث: 1416۔
3 ... معجم اوسط، من اسمہ محمد، جلد: 5، صفحہ: 315، حدیث: 5414۔
4 ...الزہد للبیہقی، الجزالاول، فصل فی العزلۃ والخمول، صفحہ: 118، حدیث: 207۔

سُبْحٰنَ اللہ! سُنّت کو اپنائیں ❁ عمامہ پہننا سُنّت ہے ❁ داڑھی شریف رکھنا سُنّت ہے ❁ پائنچے ٹخنوں سے اُوپر رکھنا سُنّت ہے ❁ زُلفیں سجانا سُنّت ہے ❁ یُونہی پانی پینے کی سُنّتیں ہیں ❁ اُٹھنے بیٹھنے کی سُنّتیں ہیں ❁ سونے جاگنے کی سُنّتیں ہیں ❁ کھانے، پہننے کی سُنّتیں ہیں۔ سینکڑوں سُنّتیں ہیں جو ہم روز مرّہ زندگی میں اپنا سکتے ہیں۔ مگر اَفسوس! ہمیں تو مَعْلُوم ہی نہیں، سُنّتیں کبھی سیکھی ہی نہیں ❁ نیا فیشن کیا چل رہا ہے، یہ معلوم ہوتا ہے ❁ آج کل مارکیٹ میں کیا نیا آیا ہے، یہ بھی معلوم ہوتا ہے ❁ کون سی گاڑی کا نیا ماڈل آچکا ہے ❁ کون سا موبائل اچھا چل رہا ہے ❁ آج کل سوشل میڈیا پر ٹرینڈ نگ کیا ہے ❁ دُنیا کے مشرقی کونے کے کیا حالات ہیں ❁ مغربی کونے کے کیا حالات ہیں، سب باتوں پر نظر ہوتی ہے، نہیں معلوم تو پیارے مَحْبوب صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں نہیں معلوم، دِینی مسائل نہیں معلوم۔ کاش! ہم سُنتوں سے محبّت کرنے والے بن جائیں۔ اگر سُنتیں سیکھنے کا شوق لگ گیا نا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! سیکھنا بھی آسان ہو جائے گا۔

سُنّتیں سیکھنے اور اَپنانے کا طریقہ

شیخِ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی بہت پیاری کتاب ہے: **550 سُنّتیں اور آداب**۔ 100 صفحات کا بہت پیارا رِسالہ ہے، مکتبۃُ المدینہ سے خرید لیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاوَنلوڈ کر لیجئے! اِسے بار بار پڑھتے رہیئے، اِس میں لکھی ہوئی روز مرّہ کی سُنّتیں یاد کر لیجئے! پھر ان پر عَمَل بھی کیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی، ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفَر کی عادَت بنا لیجئے! زیادہ نہیں تو کم از کم ہر مہینے 3 دِن کے

قافلے میں ضرور شرکت کر لیا کیجئے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! عِلْمِ دین بھی سیکھنے کو ملے گا، وُضُو غسل، نماز کے ضروری احکام جو ہر مسلمان کو آنے چاہئیں، وہ بھی سیکھیں گے، نیک نمازی بننے میں مدد ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو سُنتوں کے پابند بھی ہو جائیں گے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر بَرَکتیں قافلے میں چلو | پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو[1]

اللہ پاک ہمیں اِن نیک کاموں پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے، کاش! شہادت کا رُتبہ ملے، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم شہیدوں والا ثواب ہی نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

القرآن الکریم موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعْوتِ اسلامی کے ***I.T*** ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: ***Al Quran Al kareem*** **(القرآن الکریم)**۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں ❁ مکمل قرآنِ پاک پڑھنے ❁ اور مختلف قاریوں کی آواز میں قُرآنِ کریم سُننے کی سہولت موجود ہے ❁ اِس کے ساتھ ساتھ کسی مخصوص سُورۃ یا آیت کو ***Bookmark*** بھی کیا جا سکتا ہے یعنی بار بار پڑھنے والی سورت یا آیت کو ***Bookmark*** کی بدولت بآسانی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 669۔

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: نماز میں پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہِل جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

وضاحت: عوام میں مشہور ہے کہ نماز کے دوران دائیں پاؤں کا انگوٹھا ہل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ درست نہیں ہے، درست مسئلہ تَوَجُّہ سے سنیئے: بغیر کسی عذر کے نماز میں اعضاء کو حرکت دینا مکروہ تنزیہی ہے، البتہ نماز کے دوران پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے اٹھ جائے یا ہل جائے تو اُس سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا، چاہے، اب ہلنا جان بوجھ کر ہو یا اَنجانے میں۔ مفتی خلیل خان برکاتی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اَنگوٹھا یا اُنگلی بلکہ پاؤں کا پُورا پنجہ اگر اپنی جگہ سے ہل جائے یا سرک جائے تو اُس سے نماز میں فساد نہیں آتا۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹا عطا ہوگا (وظیفہ)

یَا بَارِئُ

جو کوئی ہر جمعہ کو 10 بار یَا بَارِئُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اُس کو بیٹا عطا ہو گا۔[2] اللہ پاک ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اُس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ...فتاوٰی خلیلیہ، جلد:1، صفحہ:250۔

2 ...فیضانِ بسم اللہ، صفحہ:169۔